

ترجمہ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب و تدوین: لطف الرحمن خان

سورۃ البقرة (مسل)

آیت ۲۵۴

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ

وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾

بی ع

بَا ع (ض) بَيْعًا : فروخت کرنا سودا کرنا۔

بَيْع (اسم ذات) : سودا، آیت زیر مطالعہ۔

بَيْع (اسم ذات) : عبادت خانہ، معبد۔ ﴿لَهَدَمْتُ صَوَامِعُ وَبَيْعٌ وَصَلَوَاتُ وَمَسْجِدٌ﴾ (الحج: ۴۰) ”تو منہدم کیے جاتے گرجے اور عبادت خانے اور نمازیں اور مسجدیں۔“

بَا ع (مفاعلہ) مُبَايَعَةٌ : (۱) کسی سودے کا معاہدہ کرنا۔ (۲) بیعت کرنا۔

﴿فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ﴾ (التوبة: ۱۱۱) ”پس تم لوگ خوشی مناؤ اپنے اس

سودے پر تم نے معاہدہ کیا جس کا۔“ ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ

الشَّجَرَةِ﴾ (الفتح: ۱۸) ”بے شک اللہ راضی ہوا ہے مومنوں سے جب وہ لوگ آپ کی

بیعت کرتے تھے اس درخت کے نیچے۔“

تَبَايَعَ (تفاعل) تَبَايَعًا : باہم خرید و فروخت کرنا۔ ﴿وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ﴾ (البقرة: ۲۸۲) ”اور تم لوگ گواہ بناؤ جب باہم خرید و فروخت کرو۔“

خ ل ل

خَلَّ (ن) خَلًّا : کسی چیز میں سوراخ کرنا۔

خَلَّ جِ خِلَالِ (اسم ذات) : سوراخ، کسی چیز کے دو کناروں کا درمیانی فاصلہ دراز۔ ﴿أَمْ جَعَلَ الْآرَضُ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا﴾ (النمل: ۶۱) ”یا وہ جس نے بنایا زمین کو ٹھہرا ہوا اور بنایا اس کی دراڑوں کو نہریں۔“

خُلَّةٌ جِ خِلَالِ (اسم ذات) : ایک طرح کی میٹھی گھاس (یعنی مٹھاس سوراخ کر کے گھاس کے اندر چلی جاتی ہے)۔ پھر استعارۃً دوستی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ آیت زیر مطالعہ۔ اور: ﴿أَنْ يَأْتِيَنَّ يَوْمٌ لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خِلَالٍ﴾ (ابراہیم) ”کہ آئے وہ دن کوئی سودا نہیں ہے اس میں اور نہ ہی یارا لے۔“

خَلِيلٌ جِ أَخِلَاءُ (فِعْلٌ کے وزن پر صفت) : قریبی دوست، خاص دوست۔ ﴿وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا﴾ (النساء) ”اور بنایا اللہ نے ابراہیم کو دوست۔“ ﴿الْأَخِلَاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ﴾ (الزحرف) ”سارے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔“

ترکیب : فعل امر ”انْفِقُوا“ کا فاعل اس میں ”أَنْتُمْ“ کی ضمیر ہے اور ”مِمَّا رَزَقْنَكُمْ“ اس کا مفعول ہے۔ ”يَأْتِي“ کا فاعل ”يَوْمٌ“ ہے اور نکرہ مخصوصہ ہے۔ ”بَيْعٌ“ ”خُلَّةٌ“ اور ”شَفَاعَةٌ“ مبتداً نکرہ ہیں کیونکہ قاعدہ بیان ہو رہا ہے اور ان کی خبریں محذوف ہیں۔

ترجمہ:

يَأْتِيَنَّ الَّذِينَ : اے لوگو! جو	أَمْنُوا : ایمان لائے
أَنْفِقُوا : تم لوگ خرچ کرو	مِمَّا : اس میں سے جو
رَزَقْنَكُمْ : ہم نے دیا تم کو	مِنْ قَبْلِ : اس سے پہلے
أَنْ : کہ	يَأْتِي : آئے
يَوْمٌ : وہ دن	لَا بَيْعٌ : کوئی سودا نہیں ہے
فِيهِ : جس میں	وَلَا خُلَّةٌ : اور نہ کوئی دوستی ہے

وَلَا شَفَاعَةً: اور نہ ہی کوئی شفاعت ہے وَالْكَافِرُونَ: اور انکار کرنے والے
هُمْ الظَّالِمُونَ: ہی ظالم ہیں

آیت ۲۵۵

﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي
السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا
بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ
الْعَظِيمُ﴾

© rasailojaraid.com
وَسِنَّةٌ (س) سِنَّةٌ: اولگھ آتا۔

سِنَّةٌ (اسم ذات): اوگھ، غفلت آیت زیر مطالعہ۔

نوم

نَامَ (ف) نَوَمًا: نیند کرنا سوتا۔

نَوَمًا (اسم ذات): نیند آیت زیر مطالعہ۔

نَامَ (اسم الفاعل): نیند کرنے والا سونے والا۔ ﴿فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ
وَهُمْ نَائِمُونَ﴾ (القلم) ”تو چکر لگایا ایک آفت نے آپ کے رب کی طرف سے اس
حال میں کہ وہ لوگ نیند کرنے والے تھے۔“

نَمَامٌ (مَفْعَلٌ کے وزن پر اسم الظرف): نیند کرنے یا سونے کی جگہ یا وقت۔ ﴿إِنِّي
أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ﴾ (الصُّفَّت: ۱۰۲) ”بے شک میں دیکھتا ہوں سونے کے
وقت میں کہ میں تجھ کو ذبح کرتا ہوں۔“

لکرس

x (x): ثلاثی مجرد سے فعل استعمال نہیں ہوتا۔

اُكْرِمَ (افعال) اُكْرِمْنَا: کسی چیز کو تہہ در تہہ جمانا، عمارت کی بنیاد کو ٹھونک ٹھونک کر

پختہ کرنا۔

کُوسِی: بیٹھے یا جنے کی جگہ کرسی، تخت حکومت۔ آیت زیر مطالعہ۔

ءود

اَذْنِ (ن) اَوْذَا: گرانبار کرنا، تھکانا۔ آیت زیر مطالعہ۔

علو

عَلَا (ن) عَلُوا: (۱) بلند ہونا، (۲) کسی چیز پر چڑھنا، چڑھائی کرنا، غالب ہونا، (۳) سرکشی کرنا، بغاوت کرنا۔ ﴿الَّذِينَ تَعْلَوْنَ عَلَىٰ وَعْدِ اللَّهِ وَبَغَوْتُمْ ۖ سَاءَ مَا يَحْكُمُ الْغَافِلُونَ﴾ (النمل) ”کہ تم لوگ بلند مت ہو مجھ سے اور تم لوگ آؤ میرے پاس فرمانبردار ہوتے ہوئے۔“ ﴿وَلَعَلَّآ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ﴾ (المؤمنون: ۹۱) ”اور ضرور چڑھائی کرتے ان کے بعض، بعض پر۔“ ﴿لَئِنْ فَرَعُونَ عَلَا فِي الْأَرْضِ﴾ (القصص: ۴) ”بے شک فرعون نے سرکشی کی زمین میں۔“ عَلُو (اسم ذات بھی ہے): بلندی، بڑائی۔ ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا﴾ (القصص: ۸۳) ”یہ آخری گھر ہم نے بنایا اسے ان لوگوں کے لیے جو نہیں چاہتے بڑائی زمین میں اور نہ فساد۔“

أَعْلَى مَوْثَ عَلِيًّا (أَفْعَلَ اور فَعَّلَى کے وزن پر اسم التفضیل): زیادہ بلند، سب سے بلند، غالب۔ جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو مطلب ہوتا ہے انتہائی بلند، مطلق بلند۔ ﴿لَا تَخَفْ ۚ إِنَّكَ الْأَعْلَى﴾ (طہ) ”تو مت ڈر، بے شک تو غالب ہے۔“ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ (الاعلیٰ) ”توسبیح کراپنے بلند رب کے نام کی۔“ ﴿وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا﴾ (التوبة: ۴۰) ”اور اللہ کا فرمان ہی بلند ہے۔“

عَالٍ (اسم الفاعل): صفت کے طور پر بھی آتا ہے: بلند ہونے والا یعنی بلند۔ ﴿فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ﴾ (الحاقة) ”ایک بلند باغ میں۔“ ﴿عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ سُنْدُسٍ﴾ (الدھر: ۲۱) ”چڑھنے والا ہے ان پر ایک باریک ریشم کا کپڑا۔“ ﴿وَأَن فِرْعَوْنُ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ﴾ (یونس: ۸۳) ”اور بے شک فرعون سرکشی کرنے والا ہے زمین میں۔“

عَلِيٌّ (فَعِيل کے وزن پر صفت): ہمیشہ اور ہر حال میں بلند بالاتر۔ آیت زیر مطالعہ۔ عَلِيٌّ (اسم ذات): بلندی۔ ﴿إِنَّ كِتَابَ الْإِبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ﴾ (المطففين) ”یقیناً نیک کرنے والوں کی کتاب بلند یوں میں ہے۔“

تَعَالَى (تَعَال): دوسروں سے بلند ہونا۔ ﴿فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾

(الاعراف) ”تو بلند ہوا اللہ اس سے جو یہ لوگ شرک کرتے ہیں۔“

تَعَالَوْا (فعل امر): تو بلند ہو تو اٹھ پھر زیادہ تر ”تو آ“ کے معنی میں آتا ہے۔ ﴿تَعَالَوْا اِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ (آل عمران: ۶۴) ”تم لوگ آؤ ایک ایسے کلمے کی طرف جو برابر ہے ہمارے اور تمہارے مابین۔“

مُتَعَالٍ (اسم الفاعل): صفت کے طور پر بھی آتا ہے: دوسروں سے بلند ہونے والا یعنی دوسروں سے بلند۔ ﴿عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ﴾ (الرعد) ”شہادہ (ظاہر) اور غیب کا جاننے والا جو ہمیشہ بڑا ہے سب سے بلند ہے۔“

اِسْتَعْلَى (استفعال): بلند یا غلبے کی کوشش کرنا یعنی بلند ہونا غالب ہونا۔ ﴿وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنْ اِسْتَعْلَى﴾ (طہ) ”اور اس نے مراد پالی ہے آج جو غالب ہوا۔“

مُرَكَّب اللہ مبتدا اور اس کے آگے ”لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ“ پورا جملہ اس کی خبر ہے جبکہ اس جملہ میں ”لَا اِلَهَ“ مبتدا ہے اس کی خبر ”بِحَقِّ مَوْجُود“ محذوف ہے اور ”اِلَّا هُوَ“ متعلق خبر ہے۔ ”اَلْحَيُّ“ اور ”اَلْقَيُّومُ“ مبتدا لفظ ”اللہ“ کا بدل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں اور ان پر لام جنس ہے۔ ”لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ“ پورا جملہ ”اللہ“ کی صفت ہے۔ اس جملہ میں ”لَا تَاْخُذُہٗ“ فعل ہے ”وہ“ اس کی ضمیر مفعولی ہے جبکہ ”سِنَةٌ“ اور ”نَوْمٌ“ اس کے فاعل ہیں۔ ”مَا“ مبتدا ہے اس کی خبر ”مَوْجُود“ محذوف ہے اور ”فِی السَّمٰوٰتِ“ اور ”فِی الْاَرْضِ“ قائم مقام خبر ہیں۔ پھر یہ دونوں جملے مبتدا مؤخر ہیں ان کی خبر ”قَابِتٌ“ محذوف ہے جبکہ ”لہ“ قائم مقام خبر مقدم ہے اور اس پر لام تملیک لگا ہوا ہے۔ ”یَعْلَمُ“ کا فاعل اس میں ”ہُوَ“ کی ضمیر ہے جو ”اللہ“ کے لیے ہے۔ ”مَا“ اس کا مفعول ہے جبکہ ”بَیْنَ“ اور ”خَلْفَ“ ظرف ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ ”مُکْرِسِیۡہُ“ مرکب اضافی ہے اور ”وَسِیۡعَ“ کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے جبکہ ”السَّمٰوٰتِ“ اور ”الْاَرْضِ“ دونوں اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ ”یَتَوَدُّ“ کا فاعل ”حِفْظُہُمَا“ ہے۔ ”السَّمٰوٰتِ“ ایک جنس ہے اور ”الْاَرْضِ“ دوسری جنس ہے اس لیے تثنیہ کی ضمیر ”ہُمَا“ آئی ہے۔

ترجمہ:

لَا اِلَهَ: کسی قسم کا کوئی الہ نہیں ہے

اللہ:

ہو وہ ہے

الَّا: سوائے اس کے کہ
© rasailtojaraid.com

الْقَيُّومُ: جو (حقیقی) نگران و کفیل ہے

سِنَّةٌ: کوئی اونگھ

لَهُ: اس کی ہی (ملکیت) ہے

فِي السَّمٰوٰتِ: آسمانوں میں

فِي الْاَرْضِ: زمین میں

يَشْفَعُ: شفاعت کرے

اِلَّا: مگر

يَعْلَمُ: وہ جانتا ہے

بَيْنَ اَيْدِيهِمْ: ان کے آگے ہے

خَلْفَهُمْ: ان کے پیچھے ہے

بَشِيْءٌ: کسی چیز کا

اِلَّا: مگر

شَاءَ: وہ چاہے

كُورِسِيَّةٌ: اس کا تخت حکومت

وَالْاَرْضِ: اور زمین میں

حِفْظُهُمَا: ان دونوں کی حفاظت کرنا

الْعَلِيِّ: بالا تر ہے

الْحَيُّ: جو (حقیقتاً) زندہ ہے

لَا تَاْخُذُهُ: نہیں پکڑتی اس کو

وَلَا نَوْمٌ: اور نہ کوئی نیند

مَا: وہ جو ہے

وَمَا: اور وہ جو ہے

مَنْ ذَا الَّذِي: کون ہے وہ جو

عِنْدَهُ: اس کے پاس

بِاِذْنِهِ: اس کی اجازت سے

مَا: اس کو جو

وَمَا: اور اس کو جو

وَلَا يَحِيطُوْنَ: اور وہ احاطہ نہیں کرتے

مِنْ عِلْمِهِ: اس کے علم میں سے

بِمَا: اس کا جو

وَسِعَ: کشادہ ہوا

السَّمٰوٰتِ: آسمانوں میں

وَلَا يَنْوُدُّهُ: اور نہیں تھکا تا اس کو

وَهُوَ: اور وہ

الْعَظِيْمُ: عظیم ہے

نوٹ (۱): تفسیر ابن کثیر میں متعدد احادیث دی ہوئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب سے زیادہ عظمت والی آیت ہے۔ ہر نماز کے بعد اور رات کو سوتے وقت اس کو پڑھ لینے سے انسان شیاطین جن و انس سے محفوظ رہتا ہے۔

آیت ۲۵۶

اِلَّا اِكْرَاةٌ فِي الدِّيْنِ ۚ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ

وَيُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ

غوی

غَوٰی (ض) غَيًّا : صحیح راستے سے بھٹک جانا، گمراہ ہونا۔ ﴿وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی﴾ (طہ) ”اور کہنا نہ مانا آدم نے اپنے رب کا تو وہ صحیح راستے سے ہٹ گئے۔“
 غَوٰی (اسم ذات بھی ہے) : گمراہی۔ آیت زیر مطالعہ۔
 غَاوٍ (فَاعِلٌ کے وزن پر اسم الفاعل) : گمراہ ہونے والا۔ ﴿وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ﴾ (الشُّعْرَاءُ) ”اور شاعر لوگ ان کی پیروی کرتے ہیں گمراہ ہونے والے۔“
 غَوِيٌّ (فَعِيلٌ کے وزن پر صفت) : گمراہ۔ ﴿اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ﴾ (الفصص) ”بے شک تو کھلا گمراہ ہے۔“

اَغْوٰی (افعال) اِغْوَاءً : راستے سے بہکا دینا، گمراہ کرنا۔ ﴿رَبَّنَا هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا﴾ (الفصص: 63) ”اے ہمارے رب! یہ لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا۔“
 طغى (ف) طَغْيًا وَطُغْيَانًا : مناسب حد سے بڑھنا۔ ﴿اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِ﴾ (الحاقۃ) ”بے شک ہم نے تم کو کشتی میں سوار کیا جب پانی اپنی حد سے بڑھ گیا۔“ ﴿فَاَمَّا مَنْ طَغٰی﴾ وَاَثَرَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ﴿الْتَرٰغٰتِ﴾ ”پس جو حد سے بڑھا اور اس نے دنیوی زندگی کو ترجیح دی۔“

الطَّٰغُوْتُ (اسم) یہ واحد اور جمع دونوں کے لیے استعمال ہو جاتا ہے، اگرچہ اس کی جمع طُغَاغِيَّتٌ اور طُغَاغٌ بھی آتی ہے: انتہائی سرکش، حدودِ بندگی سے تجاوز کرنے والا شیطان، معبودِ باطل خواہ انسان ہو یا جن یا بت۔

الطَّٰغِيَّةُ : انتہائی سرکشۃ مبالغہ کی ہے، کڑک دار بجلی جس کی کڑک حد سے بڑھی ہو۔ ﴿فَاَهْلِكُوا بِالطَّٰغِيَّةِ﴾ (الحاقۃ) ”وہ ہلاک کیے گئے کڑک دار بجلی سے۔“
 الطُّغُوٰی : سرکش، نافرمانی۔ ﴿كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطُغُوٰيْهَا﴾ (الشمس) ”قوم ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے جھٹلایا۔“

عرو

عَرَوٰی (ن) عَرَوًا : کسی کے سامنے آنا، لاحق ہونا۔
 عُرُوَّةٌ (اسم ذات) : کسی چیز کو تھامنے یا لینے کا ذریعہ، جیسے پانی کے جگ کا دستہ، دروازے کا کنڈاری کی گرہ وغیرہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

اعْتَرَى (افتعال) اِعْتَرَاءٌ: اہتمام سے لاحق ہونا۔ ﴿اِنَّ نَقُولُ اِلَّا اَعْتَرَاكَ بَعْضُ الْهَيْئَةِ بِسُوْءٍ ط﴾ (ہود: ۵۴) ”ہم نہیں کہتے مگر یہ کہ تجھ کو لاحق ہوا ہمارے خداؤں میں سے کوئی بری طرح۔“

ف ص م

فَصَمَ (ض) فَصْمًا: توڑنا، کاٹنا۔

اِنْفَصَمَ (انفعال) اِنْفَصَامًا: ٹوٹنا، کٹنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب: ”لَا اِنْكِرَاةَ“ مبتدا ہے اس کی خبر ”مَوْجُودٌ“ محذوف ہے اور ”فِي الدِّينِ“ قائم مقام خبر ہے۔ ”تَسَيَّنَ“ کا فاعل ”الرُّشْدُ“ ہے۔ ”مَنْ“ شرطیہ ہے۔ ”يَكْفُرُ“

سے ”بِاللَّهِ“ تک شرط ہے اور ”فَقَدْ“ سے ”لَهَا“ تک جواب شرط ہے۔ ”اِنْفَصَامٌ“ مبتدا ہے ”لَهَا“ کا قیام مقام خبر ہے۔

ترجمہ:

لَا اِنْكِرَاةَ: کسی قسم کا کوئی جبر نہیں ہے
فَقَدْ تَسَيَّنَ: واضح ہو گئی ہے
مِنَ الْعَمٰی: گمراہی سے
بِالطَّاعُوْتِ: سرکشی (کے راستوں) کا
بِاللَّهِ: اللہ (کی اطاعت) پر
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی: انتہائی مضبوط
کندے سے

لَهَا: اس کو
سَمِيعٌ: سننے والا ہے
وَاللّٰهُ: اور اللہ
عَلِيْمٌ: جاننے والا ہے

نوٹ: ”لَا اِنْكِرَاةَ فِي الدِّينِ“ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو اسلام میں داخل کرنے کے لیے زبردستی نہیں کی جائے گی۔ لیکن جو بھی اسلام میں داخل ہوگا اس پر اسلامی ہدایات پر عمل کرنا ضروری ہوگا اور نہ کرنے پر وہ سزا کا مستحق ہوگا جبکہ ایک غیر مسلم اُس سزا سے مستثنیٰ ہوگا۔ اسلامی حکومت میں ملکی قوانین کی پابندی مسلم اور غیر مسلم دونوں کے لیے یکساں ہوگی اور اس پہلو سے ان کے مابین کوئی امتیاز (discrimination) نہیں ہوگا۔

آیت ۲۵۷

﴿اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَانَهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾

ترکیب: ”اللَّهُ“ مبتدا ہے۔ ”وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا“ صلہ موصول مل کر خبر اول ہے جبکہ ”يُخْرِجُهُم“ سے ”إِلَى النُّورِ“ تک پورا جملہ خبر ثانی ہے۔ ”الطَّاغُوتُ“ یہاں جمع کے معنی میں آیا ہے اس لیے ”أَوْلِيَاءُ“ اور ”يُخْرِجُونُ“ جمع آئے ہیں۔

ترجمہ:

وَلِيُّ الَّذِينَ: ان لوگوں کا دوست

اللَّهُ: اللہ

ہے جو

© rasailojaraid

يُخْرِجُهُم: وہ نکالتا ہے ان کو

آمَنُوا: ایمان لائے

إِلَى النُّورِ: نور کی طرف

مِّنَ الظُّلُمَاتِ: اندھیروں سے

كَفَرُوا: کفر کیا

وَالَّذِينَ: اور جنہوں نے

الطَّاغُوتُ: طاغوت

أَوْلِيَانَهُم: ان کے دوست ہیں

مِّنَ النُّورِ: نور سے

يُخْرِجُونَهُم: وہ لوگ نکالتے ہیں ان کو

أُولَٰئِكَ: وہ لوگ

إِلَى الظُّلُمَاتِ: اندھیروں کی طرف

هُمْ: وہ لوگ

أَصْحَابُ النَّارِ: آگ کے ساتھی ہیں

خَالِدُونَ: ہمیشہ رہنے والے ہیں

فِيهَا: اس میں

نوٹ: اس آیت میں نور اور ظلمات ہدایت اور گمراہی کے لیے استعارے ہیں۔

ہدایت ایک ہی ہوتی ہے اس لیے نور واحد آیا ہے جبکہ گمراہی کی متعدد صورتیں ہوتی ہیں اس لیے ظلمات جمع آیا ہے۔

آیت ۲۵۸

﴿الَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أَحْيِي وَأُمِيتُ ۖ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ

© rasailojaraid

اللَّهُ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِينَ كَفَرُوا
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٤٠﴾

بہت

بُهِتَ (ف) بُهْتًا: حیران کر دینا، ششدر کر دینا۔ ﴿بَلْ تَأْتِيهِمْ بَفْئَةٌ فَيَقْتَتِلُونَ﴾
(الانبیاء: ٤٠) ”بلکہ وہ (یعنی آگ) آئے گی ان کے پاس اچانک تو وہ ششدر کر دے گی
ان کو۔“

بُهْتَانٌ (فُعْلَانٌ کے وزن پر مبالغہ): انتہائی حیران و ششدر کرنے والا۔ پھر اصطلاحاً
ایسے جھوٹ اور جھوٹے الزام کے لیے آتا ہے جسے سن کر انسان ششدر اور دم بخود رہ جائے۔
﴿هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ﴾ (النور) ”یہ ایک عظیم جھوٹا الزام ہے۔“
”الَّذِي“ کے لیے ہے جبکہ ”الْمَلِكُ“ مفعول ثانی ہے۔ ”فَإِنْ“ میں ”ف“ کا مفہوم ہے
”اچھا تو پھر“۔ ”بُهِتَ“ ماضی مجہول ہے۔ اس سے پہلے ”كَذَلِكَ“ محذوف ہے۔

ترجمہ:

أَلَمْ تَرَ: کیا تو نے غور ہی نہیں کیا اِلٰی الَّذِي: اس (کی حالت) کی

طرف جس نے

إِبْرَاهِيمَ: ابراہیم سے

فِي رَبِّهِ: ان کے رب (کے بارے) اَنَّ: (اس سبب سے) کہ

میں

اللَّهُ: اللہ نے

إِذْ قَالَ: جب کہا

رَبِّيَ الَّذِي: میرا رب وہ ہے جو

وَوَعَّيْتُ: اور موت دیتا ہے

أَنَا: میں (بھی)

وَأُمِيتُ: اور موت دیتا ہوں

حَاجَّ: بحث کی

أَنَّهُ: وہی اس کو

الْمَلِكُ: بادشاہت

إِبْرَاهِيمَ: ابراہیم نے

يُحْيِي: زندگی دیتا ہے

قَالَ: اس نے کہا

أُحْيِي: زندگی دیتا ہوں